REGD NO L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۵ شوال ۱۳۶۸ ہجری

چندہ: سالانہ ۲۱ روپے · ششماہی ۱۱ روپے · سہ ماہی ۶ روپے · ماہوار ۲ روپے

جلد ۳ | ۱۰ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۱۱ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۸۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

آج بھی حضور نے طبیعت کا دریافت کرنے پر فرمایا ہے کہ پاؤں کے درد میں اب آرام ہے الحمد للہ ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور افراد خاندان نبوت بھی خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے لئے درخواست دعا

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عزیزی عبداللہ خان کی صحت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ ایام میں بہت ترقی رہی ہے ۔ مگر ادھر ۶-۷ روز سے پھر کمزوری اور دل میں گھبراہٹ سے دورے بار بار ہو جاتے ہیں ۔ چونکہ ابھی تک بالکل قابل اطمینان حالت نہیں ۔ تو تمام احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں التجا ہے ۔ کہ دعا جاری رکھیں بیماری کا حملہ چونکہ غیر معمولی سخت تھا ۔ تو اب تک یہ حالت ہے کہ ۸ اگست کو ۲ ماہ پورے ہو جانے تک بھی ابھی ان کو تکیہ کے سہارے سے ذرا سیدھا کر کے کچھ دیر بٹھایا جاتا ہے ۔ خود اٹھ نہیں سکتے ۔ نہ ابھی اجازت ہے غرض ابھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے ۔ خدا تعالیٰ سب بھائی بہنوں کو جزائے خیر دے ۔ جنہوں نے اب تک بیحد محبت اور ہمدردی کا ثبوت دیا ۔ اور متواتر دعاؤں میں یاد رکھا ۔ فقط مبارکہ ۱۰ اگست

مسئلہ کشمیر پر ہندوستان سے گفتگو کے لئے پاکستان کو کشمیر کمیشن کا دعوت نامہ

کراچی ۱۰ اگست ۔ کشمیر میں عارضی صلح کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہندوستان کے ساتھ ایک مشترکہ کانفرنس میں بات چیت کرنے کے لئے کشمیر کمیشن کا خاص ایلچی دعوت نامہ لے کر آج سرینگر سے کراچی روانہ ہو گیا ۔ خیال ہے یہ ایلچی دو دن کراچی میں قیام کرنے کے بعد پاکستان کا جواب لے کر سرینگر لوٹے گا ۔ اور واپسی پر ہندوستان کا جواب بھی لیتا جائے گا ۔

آج مسلم کانفرنس کے سابق صدر چوہدری غلام عباس نے گلگت کے باشندوں کو مبارکباد دی ۔ کہ انہوں نے اپنی وادی کو ڈوگرہ حکومت سے آزاد کرا لیا ہے ۔ آپ نے گلگت میں تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو مسلم کانفرنس سے کامل تعاون کی تلقین کی ۔ اور کہا گلگت کی عام حالت کو بہتر بنانے کے لئے بڑی بڑی سکیمیں زیر غور ہیں ۔ اب ہمارا فرض بھی ہے ۔ کہ ہم اپنے فرض کو ملحوظ رکھتے ہوئے پاکستان اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب کر دیں ۔

جشن استقلال شان سے منایئے

لاہور ۱۰ اگست ۔ لاہور سٹی مسلم لیگ کے صدر رانا شہزادہ رشید علی خان نے ایک بیان میں اہالیان شہر کو جشن استقلال نہایت تزک و احتشام سے منانے کی تلقین کی ہے آپ نے پرائمری لیگوں کے کارکنوں کو ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ تاکید کی ہے ۔ کہ وہ فی الفور اس کے لئے تبلیغ و تشہیر شروع کر دیں محلوں اور مکانوں کو آراستہ کریں غربا کو کھانا تقسیم کریں ۔ ہوائے پاکستان لہرائیں ۔ اور رات کو خوب چراغاں کریں ۔ اور ۱۴ اگست کو اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں جو جلسہ عام ہو رہا ہے ۔ اس میں ہر پرائمری لیگ جلوس کی شکل میں آکر شرکت کرے (شاہی دگڑا)

نامہ نگاروں کی تنخواہوں کی شرح

لاہور ۱۰ اگست ۔ گذشتہ دن یہاں پنجابی صحافیوں کی ایک خاص میٹنگ میں سیالکوٹ کے صحافیوں کی یونین کے اس مطالبے کی تائید کی گئی کہ ضلع کے ہیڈ کوارٹرز پر اخباروں کے نامہ نگاروں کو انگریزی اخباروں کے لئے /۵۰ روپے ماہوار اور اردو گورمکھی /۳۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے خبروں کے لحاظ سے ادائیگی اس کے علاوہ ہو گی ۔

تصحیح

لاہور ۱۰ اگست ۔ از محکمہ تعلقات مغربی پنجاب کی اطلاع ہے ۔ کہ بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے متعلق سرکاری اطلاع مورخہ ۹ اگست میں اہالیان لاہور کی توجہ کے لئے چند ہدایات درج تھیں ۔ ہدایت ۱ کی عبارت میں کچھ فروگذاشت ہو گئی ہے ۔ دراصل ہدایت یہ ہے :

(۱) بجلی کے بلوں کی وصولی ریونیو آفس ..... لاہور میں ہر کام والے دن میں صبح دس بجے سے تین بجے بعد دوپہر تک اور ہر جمعہ کو صبح دس بجے سے ایک بجے دوپہر تک ہوا کرے گی ۔

اب مزید تاخیر برداشت نہیں کی جائیگی

ڈاکٹر حتیٰ کا اعلان

کراچی ۱۰ اگست ۔ جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد حتیٰ آج تیسرے پہر کراچی پہنچے ۔ اور پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اور وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملے ۔ آج کراچی میں آپ نے اخبار نویسوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے ۔ کہ ہیگ کی گول میز کانفرنس کے لئے انڈونیشیا کو کامل حق خود اختیاری مل جائے گا ۔ آپ نے کہا کہ اب اس سلسلے میں مزید تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی ۔ اب ہماری آئندہ پالیسی دنیا کی دوسری لوگوں سے محبت و مودت کے تعلقات استوار کرنا ہو گا ۔

پچھلے سال پاکستان کا جو وفد انڈونیشیا گیا تھا ۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد حتیٰ نے کہا ۔ کہ اس وفد سے انڈونیشیا والوں کو یقین ہو چکا ہے ۔ کہ پاکستان کے عوام ان کی جدوجہد آزادی میں ان سے کامل ہمدردی رکھتے ہیں ۔

یوم آزادی پر پرچم کشائی کی رسم

لاہور ۱۰ اگست ۔ معلوم ہوا ہے ۔ ۱۴ اگست کو جبکہ روز جشن آزادی منایا جا رہا ہے ۔ مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر صبح کی نماز لاہور کی شاہی مسجد میں با جماعت ادا فرمائیں گے ۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ شاہی قلعہ میں تشریف لیجائیں گے وہاں پرچم کشائی کی رسم ادا کی جائے گی (اسٹار)

مسئلہ کشمیر اقتصادی اور سیاسی نہیں

بلکہ اعتقاد کا مسئلہ ہے

منٹگمری ۱۰ اگست ۔ منٹگمری کے ایک اجتماع عظیم میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر امور کشمیر آنریبل مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کہا کشمیر کے معاملہ میں کوئی مفاہمت نہیں ہو سکتی ۔ سوائے منصفانہ استصواب اور کامل حق خود اختیاری کے ۔ یہ نہ کوئی اقتصادی مسئلہ ہے نہ سیاسی بلکہ یہ ایک اعتقادی مسئلہ ہے ۔ پاکستان تہیہ کر چکا ہے کہ وہ کشمیر کے لوگوں کو حق خود اختیاری دلا کر رہے گا ۔ خواہ اس کے لئے کوئی قیمت اور قربانی ہی کیوں نہ ادا کرنی پڑے آپ نے کشمیر کے لوگوں کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہوئے کہا ۔ آپ متحد رہیئے ۔ اور خلوص سے اپنے کام میں لگے رہیئے ۔ کوئی چیز آپ کے حصول مقصد میں حائل نہیں ہو سکے گی ۔

آٹھ سو نشستیں افغانی حاجیوں کیلئے وقف

کراچی ۱۰ اگست ۔ عازمین حج کے لئے نشستوں کی کمی کے باوجود حکومت پاکستان نے ۸۰۰ نشستیں افغانی عازمین حج کے لئے وقف کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ان نشستوں سے متعلقہ معلومات کراچی میں افغانی سفارت خانے سے حاصل ہو سکتی ہیں ۔ اعلان میں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے ۔ کہ افغانی عازمین حج ستمبر کے شروع تک کراچی پہنچ جائیں گے ۔

جشن استقلال کے متعلق لیگ کا فیصلہ

لاہور ۱۰ اگست ۔ حسب اعلان صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء کو مملکت خداداد پاکستان کا تیسرا جشن استقلال شاندار طریق پر منانے کے لئے ۹ اگست ۱۹۴۹ء کی شام کو ۵ بجے معززین و اکابرین شہر کا ایک نمائندہ اجتماع زیر صدارت میاں عبدالباری صدر صوبہ مسلم لیگ میں منعقد ہوا ۔ قرار پایا کہ مندرجہ ذیل طریق پر جشن استقلال نہایت جوش و خروش سے منایا جائے ۔

(۱) ہر وارڈ کے پرائمری سیکس شہر میں جلسے کر کے شہر و سول کا ہر وارڈ میں چراغاں کیا جائے ۔ (۲) ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء کو جو جلسہ اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں بوقت ۹ بجے شب منعقد ہو رہا ہے جس میں ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب تقریر فرمائیں گے ۔ اس لئے پاکستان کے

ایران کی امریکہ سے امداد طلبی

طہران ۱۰ اگست ۔ وزیر خارجہ حکومت نے اس امر کا انکشاف کیا ہے ۔ کہ ایران نے حکومت امریکہ سے کہا ہے کہ وہ کارخانوں ، سڑکوں اور ریلوے وغیرہ کی مرمت میں اس کی امداد کرے ۔ جنگی نقصانات کا اندازہ ۲۱ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر ہے انہوں نے یاد دلایا کہ دوران جنگ میں اتحادیوں نے امداد کا وعدہ کیا تھا ۔ وہ ابھی تک نہیں دی گئی ہے ۔ روس نے بھی ایران کا وہ سونا واپس نہیں کیا ہے ۔ جو محفوظ رکھنے کے لئے روس لیجایا گیا تھا ۔

اس درخواست کا تعلق اس سات سالہ منصوبہ سے نہیں ہے ۔ جس کا انحصار تیل کی آمدنی اور بین الاقوامی بنک سے قرضہ ملنے پر ہے ۔ (اسٹار)

موچی دروازہ اور ماتو گیٹ سے آراستہ جلوس کی شکل میں نعرے لگاتے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوں ۔ دموریا میں قائمقام جنرل سیکرٹری ۔

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ولیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل رتن باغ لاہور سے شائع کیا ۔ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی ۔

خدام الاحمدیہ ــــــــ ہمارا کام

"میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں جو دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔ موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ دنیا کی تہذیب اور تمدن کی جو عمارت اس وقت قائم ہے اس کی صفائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی لپائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے پوچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے۔ اس پر رنگ اور روغن کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی کارنسوں کو درست کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ توڑ دو اس تہذیب اور تمدن کی عمارت کو جو اس وقت کھڑی ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو جو انسانوں نے اس میں بنا لیا ہے۔ اسے زمین کے ساتھ لگا دو۔ بلکہ اس کی جڑیں اکھیڑ کر پھینک دو اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کے جس گوشہ میں ہم جائیں۔ دنیا کی جس گلی میں سے ہم گذریں۔ دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں۔ وہاں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اس سب کو توڑنا اور اس سب کو تباہ کر دینا اور اس سب کو برباد کر دینا ہمارا مقصد ہے اور پھر صرف توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو۔ ہمارا کام ہے۔"

(تقریر فرمودہ ۷ فروری ۱۹۴۱ء بموقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ۔ غیر مطبوعہ)

• مندرجہ بالا ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر فرمائے تھے۔ اس میں خدام الاحمدیہ کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ صاف اور واضح الفاظ میں بیان فرما دیا ہے تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور اراکین خدام الاحمدیہ اپنے طور پر سوچیں کہ کیا وہ کام کر رہے ہیں۔ اگر نہیں کر رہے تو جلد تر اس کے لئے پروگرام بنا کر کام شروع کریں۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم امیر صاحب جماعت قادیان کی طرف سے درخواست دعا

عزیزم مجید احمد ڈرائیور درویش قادیان چند دنوں سے شدید بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اس کو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ تمام دوست اپنے مجاہد اور درویش بھائی کی صحت کیلئے درد مندانہ دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ

میں ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ اگر دفتری امور سے واقف ہو اور اردو و انگریزی میں اچھے طریق سے خط و کتابت کر سکتا ہو تو ایسے شخص کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواست میں قابلیت اور اپنے عملی کام کی کیفیت کا ظاہر کرنا ضروری ہے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے

درخواستیں ۲۵ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں

خاکسار

برکت علی خان وکیل المال تحریک جدید ربوہ تحصیل چنیوٹ

مقاطعہ و اخراج از جماعت

بمقدمہ سیکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی بخلاف سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب مبلغ ۹/۱۰/۲۴۹ کی ڈگری سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کے خلاف مورخہ ۲۷/۹/۴۹ کو صادر ہوئی تھی۔ جس کی ادائیگی کے لئے سیٹھی صاحب کو بار بار توجہ دلائی گئی۔ اور کافی مہلت دی گئی۔ مگر انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور قضائی فیصلہ کی تعمیل سے گریز کرتے رہے جو قضا کے احترام کے منافی ہے۔ اس لئے ان کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا اور حضور کی منظوری سے انہیں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مرزا محمد علی بیگ صاحب مرحوم کے ورثاء کہاں ہیں؟

مرزا محمد علی بیگ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی مالسر منڈی ریاست پٹیالہ ایک مخلص احمدی تھے۔ جو کہ گزشتہ فسادات میں شہید ہو گئے۔ اگر ان کے کسی عزیز یا لڑکے لڑکی کا موجودہ پتہ کسی دوست کو معلوم ہو تو دفتر ہذا کو نیز فضل محمد خان اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹ اوکاڑہ ضلع منٹگمری کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۹/۸/۴۹

زکوٰۃ ادا کرنے کے فوائد

ایک سچے مسلمان اور مومن کے لئے سب سے بڑی چیز یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔ اور اس کو سچی محبت خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اور مومن کی تمام قربانیاں اسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اور یہ خواہش اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک بدنی عبادت کے ساتھ ساتھ مالی قربانیوں میں بھی حصہ نہ لیا جائے۔ زکوٰۃ ایک مالی قربانی ہے جس کے ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المفلحون کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے ہے اور جو لوگ اسے ادا کرتے ہیں ان کے مال کم نہیں ہوتے۔ بلکہ بڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں برکت دیتا ہے۔ اور ان پر فضل کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایک دانہ کی طرح ہے۔ جس سے سات بالیں پیدا ہوں۔ اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ اور وہ بہت وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا مال کو کم کرنا نہیں بلکہ بڑھانا ہے۔ اور دوسری اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو ان فوائد کو حاصل کرے۔ (نظارت بیت المال)

ایک احمدی ڈاکٹر کی فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو نور ہسپتال ربوہ کے لئے ۱۳ سے ۲۵ اگست ۱۹۴۹ء تک (پندرہ یوم کے لئے) ایک احمدی ڈاکٹر کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس کار ثواب کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں۔ اور نئے مرکز ربوہ میں رہنے کے خواہشمند ہوں وہ فوراً اپنی درخواست ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ڈاک خانہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر بھجوا دیں۔ تا بر وقت ان کو تشریف لانے کے لئے اطلاع کی جا سکے

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

معافی بقایا جات

بعض احباب اپنی مشکلات اور نامساعد حالات کی بنا پر اپنے چندہ کے بقایا جات کی معافی کے لئے نظارت میں براہ راست یا صرف سیکرٹریان مال کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوا دیتے ہیں۔ قواعد کے مطابق ضروری ہے کہ ایسی درخواستیں مجلس عاملہ مقامی میں پیش ہوں جو تمام حالات کا جائزہ لے کر اپنی سفارش نظارت بیت المال میں بھجوائیں۔ چندہ میں شرح کی کمی کے لئے درخواستیں بھجوانے والے دوست آئندہ اس کا خیال رکھیں۔ اور کوئی درخواست براہ راست نہ بھجوائیں۔ (نظارت بیت المال)

اعلان } تمام فوجی دوستوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ دوست اپنے مکمل اور صحیح پتے دفتر بیت المال میں ارسال فرمائیں کیونکہ صحیح اور مکمل پتے نہ ہونے کی وجہ سے چندوں کے کھاتہ جات کے اندراج میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ جو دوست پہلے اپنے پتے ارسال فرما چکے ہیں وہ درج کئے جا چکے ہیں۔ باقی احباب جلد توجہ فرمائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

تصحیح۔ کل کے پرچہ میں غلطی سے الفضل کی ماہوار قیمت ڈیڑھ روپیہ چھپ گئی ہے۔ ماہوار قیمت اڑھائی روپے ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور

۱۱ راگست ۱۹۴۹ء

کمیونزم مذہب اور روس

۳

آفاق کے مقالہ نگار صاحب فرماتے ہیں :-

" ایک اساسی فرق تو ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلامی تحریک کا نقطہ آغاز اور نقطہ ماسکہ توحید کا عقیدہ ہے۔ کمیونزم اس سے بے تعلق ہے۔ لیکن توحید کے عقیدے سے بھی ٹکنیک میں فرق نہیں پڑتا "

عرض ہے کہ اسلام اور کمیونزم میں گو توحید کا عقیدہ واقعی اساسی فرق ہے لیکن توحید کے عقیدہ کے جو لوازمات ہیں ان کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو پھر یہ کہنا مشکل ہو جائے گا۔ کہ توحید کے عقیدے سے بھی ٹکنیک میں فرق نہیں پڑتا۔ یہ بظاہر ذرا سا فرق اتنا بڑا تضاد ہے کہ اس سے اسلام اور کمیونزم کے منتہائے مقصود اور اسکے حصول کے طریق کار میں سوائے نسبت تضاد کے اور کوئی نسبت ہی نہیں رہتی اسلام کا مونہہ اگر مغرب کی طرف ہے تو کمیونزم کا مونہہ مشرق کی طرف۔

توحید کے عقیدہ کے یہ معنی ہیں کہ یہ تمام کائنات ایک ہستی کی پیدا کردہ ہے۔ اور وہی ہستی اس کی حقیقی مالک ہے۔ اس لئے انسان اس کائنات کو استعمال کرنے کے لئے اس ہستی کے سامنے جوابدہ ہے۔ اسی طرح جس طرح ایک ملازم ان معاملات کے متعلق جو اسکے سپرد کئے گئے ہیں حکومت کے سامنے جوابدہ ہے۔ جس طرح حکومت اپنے ملازم کے کاروبار کا محاسبہ کرتی ہے۔ اسی طرح ذات باری بھی انسان کے اعمال کا محاسبہ کرتی ہے۔ الغرض ایک صحیح مسلمان کے لئے لازم ہے۔ کہ جس طرح وہ توحید باری تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی طرح وہ اس کے مالک یوم الدین ہونے پر بھی ایمان رکھے۔ یعنی معاد پر ایمان محکم ہونا لازمی ہے۔ پھر ایک مسلمان کا رسالت پر بھی ایمان ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک ملازم کو حکومت اختیار دینے کے ساتھ چند موٹی موٹی ہدایات بھی دیتی ہے کہ وہ اس اس طرح عمل کرے۔ تاکہ جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ باحسن طریق انجام پائے۔ اسی طرح اس تمام کائنات کا مالک بھی چند موٹے موٹے اصول اس کے صحیح استعمال کے لئے بندوں کی راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے۔ جس سے اس کا مقصد صرف اتنا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ انسان بھول نہ جائے کہ اس کا محاسبہ کرنے والی کوئی ہستی موجود ہے اس کے برخلاف توحید پر عقیدہ نہ رکھنے کا لازمی نتیجہ یہی ہے۔ کہ ایسا انسان سب کچھ اسی زندگی کو سمجھتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو صرف ملکی قانون کے سامنے جوابدہ سمجھتا ہے اور بس۔ ظاہر ہے کہ اس طرح اسلامی ذہنیت اور اشتراکی ذہنیت میں ایسا عظیم الشان فرق پڑ جاتا ہے کہ شاید مزید وضاحت کی ضرورت ہی نہیں رہتی ناممکن ہے کہ ان دونوں نقطہ ہائے نظر کے اس عظیم الشان تضاد کا اثر انسان کی اقتصادی حالتوں پر نہ پڑے۔ اس لئے یہ کہنا کس قدر غلط ہے۔ کہ عقیدۂ توحید کی وجہ سے ٹکنیک میں فرق نہیں پڑتا۔ یا کم از کم کوئی فرق ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ کہنا تو ایسا ہی ہے جیسے کہا جائے۔ کہ تار کول اور دودھ کے رنگ میں کوئی فرق نہیں ہے :

ایک صحیح العقیدہ مسلمان اپنے تمام کاروبار زندگی کو اس طرح نبھائیگا کہ جس طرح ایک دیانتدار ملازم اپنے مالک کے کاروبار کو سرانجام دے گا۔ وہ اپنی عقل کو ان ہدایات کی روشنی میں استعمال کرے گا۔ اور چونکہ وہ ہدایات فاطر کائنات کی بنائی ہوئی ہیں اس لئے وہ ایسی ہونگی۔ جس میں انسانی زندگی کے ہر ممکن پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ انسانی حیات کے ارتقائی سفر کے لئے اور زندگی کی افزائش کے لئے جس جس کیل کانٹے کی ضرورت ہے سب ان میں مہیا ہوں گے۔ اس میں انسانی حیات کے مادی پہلو کی پرورش کے لئے بھی جس جس چیز کی ضرورت ہے اس کے صحیح استعمال کے اشارے بھی ہونگے۔ پھر ان مادی پہلوؤں کا جو تعلق زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے ساتھ ہے اس کا تعین بھی ہو گا۔ دوسرے پہلوؤں کی پرورش کے لئے جو باتیں درکار ہونگی۔ ان کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہو گا۔ لیکن اسکے برخلاف بے عقیدہ اشتراکی مفکرین جو قانون بنائیں گے وہ صرف محدود عقل کا رہین منت ہو گا۔ جو نہ صرف یہ کہ ہر انسان میں مختلف ہوتی ہے۔ بلکہ ایک انسان میں بھی مستقل نہیں کہی جا سکتی۔ ظاہر ہے کہ ایسا قانون زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ وہ نہایت محدود اور تنگ ہو گا۔ کرخت ہو گا اور زندگی کے صرف ایک ہی پہلو کے پیش نظر ہو گا۔ باقی زندگی کے تمام پہلو ایسے قفس میں دم گھٹ کر رہ جائیں گے۔

بے شک انسان روٹی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ بعینہٖ اسی طرح ایک بھینس ایک بکری ایک گدھا بھی خوراک کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس وجہ سے کہ وہ روٹی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ انسان بھینس یا بکری یا گدھا ہے یا کیا کوئی ایسا انسان ہے جو انسانیت کو ترک کر کے بھینس یا گدھا بننے پر رضامند ہو۔ انسان کی روٹی کا سوال بے شک ایک بڑا سوال ہے۔ لیکن کیا اس کا حل اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ کہ انسان انسانیت کے باقی تمام اوصاف سے عاری ہو کر ان حیوانوں کی سطح پر اتر آئے۔ جن میں اور انسان میں مرئی فروق بھی موجود ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ روٹی کے سوال کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے یہ بڑا اہم سوال ہے۔ اتنا اہم ہے کہ خود فاطر کائنات نے اس کا حل پیش کیا ہے۔ لیکن جو حل اس نے پیش کیا ہے۔ وہ انسان کو انسان ہی رکھتا ہے اور اس کی ترقی کے دوسرے امکانات کا مؤید ہے نہ کہ اسکو صرف روٹی کے کھونٹے سے جکڑ دیتا ہے۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ہم نے اقبال کا یہ شعر کسی رہبانی جذبہ کے ماتحت پیش نہیں کیا صرف یہ دکھلانا ہے کہ روٹی کا سوال زندگی کے نسخہ کا ایک جزو ہے۔ خواہ اسکو کوئی جزو اعظم ہی خیال کرے لیکن رہے گا یہ ایک جزو ہی اسکو کل کے برابر اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ شاید صرف حیوانوں ہی میں اسکو انسانی زندگی سے قدرے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

ہمارے خیال میں اب یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے کہ توحید کے عقیدہ کی وجہ سے اسلام اور اشتراکی اقتصادی نقطہ ہائے نظر میں فرق ہے یا فرق ہونا ضروری چاہیئے۔

آفاق کے مقالہ نگار صاحب بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسلامی اقتصادی اصولوں کو عمل میں دکھاؤ۔ چنانچہ یہاں بھی آپ نے عنان توجہ نہایت زور سے اسی طرف موڑی ہے۔ اور فرمایا ہے۔

" اس پر مستزاد یہ کہ ہم لوگ توحید اور رسالت سے آغاز کار کرنے والے تو کسی منزل اور مقام پر نہیں پہنچے۔ اس کے برعکس کمیونسٹ شاید مقصود سے ہمکنار ہو جاتے ہیں "

اس کا ایک سیدھا سا جواب تو یہ ہے کہ یہ طعنہ اسی طرح کا طعنہ جس طرح ایک کنوئیں کا مینڈک سمندر کی دیل مچھلی کو طعنہ دے کہ دیکھو میں تو کنوئیں کو چند چھلانگوں سے ماپ سکتا ہوں تم تو کروڑوں چھلانگوں سے سمندر پار نہیں کر سکتیں یا جس طرح ایک بھینس انسان سے کہے کہ دیکھو میں تو چراگاہ میں چر رہی ہوں۔ اور تو زمین میں ہل چلائے گا۔ بیج ڈالے گا محنت کریگا انتظار کرے گا۔ گندم کی فصل تیار ہو گی۔ پھر کاٹیگا پھر پیسے گا۔ اور پھر روٹی پکا کر کھائے گا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اسلام کے اصول حق ہیں حق عالمگیر ہوتا ہے کسی گروہ۔ قوم یا ملک کے ساتھ مختص یا وابستہ نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کوئی یہ سنکر تعجب کرے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اقتصادیات کی دنیا میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جتنی بھی ترقی کی صحیح تحریکات اٹھی ہیں۔ خواہ مشرق میں اور خواہ مغرب میں وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی عالمگیر نور کے پرتو ہیں یا اسی بحر ذخار کی امواج ہیں۔ جو قرآن کریم کے کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ آپ بے شک ہنسیں۔ لیکن یہ کوئی وہم یا خیال نہیں ہے۔ بعثت کے بعد کی عالمی تاریخ کا عمیق مطالعہ اس دعوے کی بیّن دلائل مہیا کرے گا خلافت راشدہ کے ساڑھے بتیس سال کا عالمگیر نظام تمام مشرق و مغرب کی اقوام کے لئے ایک نمونہ ہے مسلموں اور غیر مسلموں سب کے لئے مسلمان اقوام میں اس کا متحرک ثبوت اس لئے ناپید ہے۔ کہ ان کی قوت عمل زائل ہو چکی ہے۔ ان کا عقیدہ درست ہے مگر ان کی قوت عمل کمزور ہو گئی ہے۔ مغربی اقوام کا عقیدہ درست نہیں مگر ان میں قوت عمل تازہ ہے۔ اس لئے وہ اس نمونہ پر چلنے کی ناتمام کوشش میں معروف ہیں۔ معاف رکھنا خود کمیونزم بھی اسی سمندر کی ایک شکستہ ادنا تمام لہر ہے۔ جو ننھی ننھی کشتیوں کو توڑ بو سکتی ہے۔ مگر پورے سمندر میں اس کی حیثیت پر کاہ کے برابر ہے۔ ایسے ہی عمل کا سوال ہے تو سرمایہ داری نظام بھی تو چل رہے ہیں (باقی)

شکریہ

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ مسعود احمد صاحب رشید سپرنٹنڈنٹ انجینئر انہار ۲ ٹالٹن روڈ لاہور نے اعانت اخبار الفضل کی مد میں مبلغ چالیس روپے عطا فرمائے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بیگم صاحبہ موصوفہ ان کے خاوند اور ان کے بچوں کو لمبی عمر صحت و عافیت کے ساتھ عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔

امید ہے دوسری بہنیں بھی ان کی اس مثال کی پیروی کریںگی۔ تا نادار مستحقین کے نام پرچے جاری کئے جا سکیں

منیجر الفضل

ایک غلط فہمی کا ازالہ

گزشتہ دنوں میرے ماموں خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار کی وفات کی خبر الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ یہ خبر میرے والد صاحب کے متعلق ہے۔ اس خیال کے مطابق کئی دوستوں نے مجھے اظہار افسوس کے خطوط بھی لکھے تمام احباب جماعت سے گزارش ہے کہ فوت ہونے والے میرے ماموں خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار تاجر ہیں۔ اور میرے والد خواجہ عبدالرحمٰن صاحب میر ریٹائرڈ فارسٹ رینج آفیسر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت آسود (کشمیر) میں ہیں۔

خاکسار خواجہ محمد عبداللہ احمدی ہوہن ضلع سرگودھا

مجاہدینِ احمدیت اور تبلیغ اسلام

(از مکرم ماسٹر محمدؐ ابراہیم صاحب بی۔ اے آف تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

ہمارا تبلیغی نظام

عید الفطر سے ایک دو روز قبل وکیل التبشیر صاحب تحریکِ جدید کی طرف سے روزنامہ الفضل میں ان مبلغین کے لئے دعا کی تحریک شائع ہوئی۔ جو بیرونِ ہند میں اشاعتِ اسلام کا مقدس فریضہ ادا کر ... [illegible] مبلغین کی فہرست دی گئی ہے۔ وہ نامکمل ہے۔ کیونکہ میرے علم کے مطابق ابھی متعدد مبلغ ایسے موجود ہیں۔ جو یا تو عارضی طور پر اپنے اپنے تبلیغی مراکز سے پاکستان واپس پہنچ چکے ہیں۔ یا دورانِ سفر میں ہیں۔ یا بیرونی ممالک کی طرف جانے کے لئے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔ منہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ینتظر کے ارشاد قرآنی اور مشہور انگریز شاعر ملٹن کے قول کے مطابق

"They also serve who only stand and wait".

کی ذیل میں آنے والے خوش قسمت اصحاب کی تعداد ایک سو سے کسی صورت میں بھی کم نہیں۔ اور اس تعداد میں پاکستان اور ہندوستان میں کام کرنے والے مبشرین شامل نہیں (ان ملکوں میں کام کرنے والے مبلغین نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت ہیں۔ اور ان کی خود ایک خاصی معقول تعداد ہے) جس فہرست کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس میں صرف ان مبلغین کا شمار مقصود ہے۔ جو برِّصغیر ہند و پاکستان سے باہر کام کر رہے ہیں۔ ملکی اور غیر ملکی مبلغین کی رپورٹیں اخبارات میں بالخصوص سلسلہ احمدیہ کے آرگن "الفضل" میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن سے اسلام سے دلچسپی رکھنے والے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے احباب بخوبی واقف ہیں یہ مبلغین تحریکِ جدید محض گذارہ لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر دنیاوی آسائشوں سے بے پروا ہو کر اپنی زندگی اشاعتِ دین کے لئے اپنے پیارے امام کے ہاتھ پر وقف کر چکے ہیں۔ یہ واقفین اپنے محبوب آقا کے پروگرام اور ہدایات کے ماتحت چار سو عالم میں تن من دھن کی بازی لگائے بیٹھے ہیں۔ دنیا کا ہر کونہ جس میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیت یا امکان موجود ہے۔ ان کی مساعی جمیلہ سے اسلام کی شعاعوں سے منور ہو رہا ہے۔ مغربی ممالک۔ یورپ و امریکہ خاص طور پر ہماری توجہ کے مراکز ہیں۔ مغرب کی طرف ... حدیث شریف کے مطابق اسلام کا یہ سورج طلوع کر چکا ہے۔ اگرچہ ابھی تک پوری آب و تاب سے نہیں چمکا۔ لیکن ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ انشاء اللہ اپنے وقت پر دنیا احمدیت کے مبلغین کے طفیل یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ ضرور دیکھے گی۔ بیج بویا جا چکا ہے۔ جو اپنے وقت پر بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ انشاء اللہ۔ اسکی جڑیں زمین میں دور تک جائیں گی۔ اور اسکی بلندی آسمان تک پہنچے گی۔ خدا تعالیٰ کا دین پھیلے گا۔ اور ترقی کرے گا۔ مبارک ہیں وہ جو اس کے دین کی اشاعت و ترویج کا ذریعہ بنیں۔

تبلیغی سرگرمیاں

سعید روحیں اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف کے مطابق "سفید کبوتر" یقیناً اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اپنی آئندہ زندگی اسلام کی خاطر وقف کر چکے ہیں۔ اور نو مسلم ہونے کے باوجود نہایت تھوڑے وقت میں ہمارے مبشرین سے اسلام سیکھ کر دوسروں کو سکھلانے کا مقدس فریضہ بھی ادا کر رہے ہیں۔ عبد الشکور کنزے اور بشیر احمد آرچرڈ اسی شمار میں آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے موجود الوقت موعود خلیفہ (اطال اللہ عمرہٗ) جو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئیوں کو جو اسلام کی تبلیغ و توسیع کے متعلق موجود ہیں (مثلاً میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اور قومیں تجھ سے برکت پائیں گی وغیرہم) کے پورا کرنے کا موجب اور وسیلہ ہیں۔ خود "مصلح موعود" پیشگوئیوں کے مطابق شہرت پا چکے ہیں۔ اور آپ کا نام ان مبلغین کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ "مصلح موعود" کے روحانی فیوض و ہدایات سے مستفیض ہونے کی خاطر کتنی ہی نیک بخت اور سعید روحیں ہیں۔ جو دور و دراز کا سفر طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اور ہونے والی ہیں (ہالینڈ مشن کی رپورٹ کے مطابق ایک اور یورپی نو مسلم بھائی یہاں آنے کا انتظام کر رہے ہیں) الغرض سلسلہ احمدیہ اپنے محدود ذرائع آمد سے بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام حتی المقدور خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے چلا رہا ہے۔ اور مبلغین کی مساعی مشکور ہو رہی ہیں۔ بڑھتے ہوئے مراکز کے لئے جن جدید اخراجات کی ضرورت پیش آتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود اپنے فضل سے اس کا انتظام فرما رہا ہے۔ اور بجٹ میں متوقع اضافہ کا ایک حصہ اس طرح بھی پورا ہو جاتا ہے کہ متعدد بیرونی مشن اپنا خرچ خود پورا کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔

انتظامی طور پر یہ تمام بیرونی مراکز پاکستان کے مرکز کے ماتحت ہیں۔ (اور امام جماعت احمدیہ کے اس انتظام سے خود پاکستان کا وقار بڑھتا ہے اور اس مسئلہ کو سمجھنے کی اہلیت رکھنے والوں کے لئے اس میں جماعت احمدیہ کی پاکستان سے مخلصانہ وفاداری اور گہرے تعلق کا ثبوت موجود ہے) تحریک جدید کے موجودہ اور صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ اور ماقبل مبلغین کے ذریعہ اسلام کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغرب میں جو تقویت پہنچی ہے۔ اس کا اندازہ ان نظریوں کی تبدیلی پر غور کرنے سے جو یورپ زدہ اور مغربیت سے متاثر افراد و اقوام میں وقوع پذیر ہو چکی ہے۔ لگایا جا سکتا ہے

مغربیت کا استیصال

ایک وقت تھا۔ کہ طلاق۔ پردہ۔ حرمتِ شراب۔ تعدد ازدواج۔ سود اور ایسے ہی متعدد تمدنی مسائل پر اعتراضات سن کر خود مسلمان کہلانے والے تعلیم یافتہ اکابر گھبرا جاتے تھے۔ اور جب وہ ان کا جواب دینے کی کوشش کرتے۔ تو اس میں اعتذار کا رنگ پایا جاتا۔ ان کی ذہنیت شکست خوردہ (Defeatist) اور ان کا اندازِ بیان Apologetic ہوتا تھا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ مغربی تہذیب اور تمدن سے از خود اس قدر مرعوب و متاثر ہوتے تھے۔ کہ انہیں یورپ کے نظریوں کا ناقص اور ادنیٰ ہونے کا خیال تک نہ آتا تھا۔ وہ مادہ پرست اور الٰہی اور روحانی تعلیم کی خوبیوں سے نابلد و ناآشنا تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں اس وجود پر نازل ہوں۔ (بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام) جنہوں نے مسلمانوں کی ذہنیت میں اس قدر انقلاب پیدا کر دیا۔ اور اس قدر مواد اور مصالحہ اسلام کی تائید میں اور اسلامی ارکان کی حقانیت اور موزونیت پر جمع کر دیا۔ کہ آپ کے مہیا کردہ ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اسلام کے احمدی جرنیلوں نے دشمنوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر دیا۔ خود آپ نے اپنی قلم سے "تحفۂ قیصریہ" (ملکہ وکٹوریا آنجہانی کے نام) اور آپ کے بعد آپ کے موعود فرزند نے تحفہ شہزادہ ویلز لکھ کر بادشاہوں کو تبلیغ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ وہی لوگ جو اسلام پر اعتراض کرتے تھے۔ اسلامی شعار اور ارکان کی برتری کو عملاً تسلیم کرنے لگ پڑے۔

امریکہ نے طلاق کے جواز کے متعلق قانون پاس کر دیا۔ اسی طرح انگلستان اور دیگر ممالک نے یہاں تک کہ خبر آئی ہے۔ کہ حال ہی میں روس میں اس بارہ میں مزید آسانیاں مہیا کر دی ہیں۔ پھر امریکہ نے حرمتِ شراب کے مسئلہ پر مہرِ تصدیق ثبت کی۔ صرف امریکہ سے ہی مخصوص نہیں۔ خود ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی قانوناً شراب کے استعمال کو روکا جا رہا ہے۔ انگلستان کے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم نے مسز سمپسن سے جو دو دفعہ طلاق حاصل کر چکی تھی۔ شادی کر کے باوجود اس حقیقت کے کہ عیسائیت اس فعل کی اجازت نہیں دیتی۔ نکاحِ بیوگان کے مسئلہ کے متعلق اسلام کی تعلیم پر عملاً صاد کر دیا۔ نکاحِ بیوگان کے متعلق ہندوؤں نے رد کرنے کے بعد اسلامی تعلیم کی برتری جس طرح تسلیم کی ہے۔ وہ مثال بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اوائل میں خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار اور بعد میں اسکی ذات کے متعلق سکوت جو روس نے اختیار کیا۔ اور انگلستان میں جس قدر الحاد اور کفر کی رَو چلی ... بھی اخبار دنیا کو معلوم ہے۔ لیکن اسلامی مبلغین کی تبلیغ خدا تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ جنگ کے ایام میں انگلستان کے اکابر جنگ میں کامیابی کے متعلق جہاں دنیاوی وسائل سے کام لیتے رہے۔ وہاں خدا تعالیٰ کا نام لے کر اس سے دعائیں بھی کرتے رہے۔ اور اس حد تک قائل ہو گئے۔ کہ خدا واقعی موجود ہے۔ ابھی تک یہ لوگ روحانیت سے عاری ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو محض عقل سے ماننے کی حد تک پہنچے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ؎

یہ تو خود اندھی ہے گر نیر الہام نہ ہو

لیکن اسلامی نظریات کی برتری اور فوقیت مرئی اور غیر مرئی طور پر محسوس ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور قبولیت دعا کے مسئلہ کے متعلق خدا سے توفیق پا کر (محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب (جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی اشاعت کا کافی ملکہ اور موقع عطا فرمایا ہے) جب لنڈن کے ہوٹل میں ایک جلسہ میں شامل ہونے والوں کی وساطت سے انگریزوں اور ان کی ہمخیال قوموں کو توحید اور دعا کا درس دیتے ہیں۔ اور اس اسلامی عقیدہ کی تبلیغ سے کہ جو کچھ ملے گا محض دعا سے ملے گا۔ لوگوں کو بہرہ ور کرتے ہیں۔ اور لنڈن پریس اس مشورہ کو قبول کرتا ہے۔ تو یہ بھی اس بات کی علامت ہے۔ کہ مغربی لوگوں کی ذہنیت بڑی حد تک بدل چکی ہے۔ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

اور خدا اور اس کے رسول اور اسکی لائی ہوئی تعلیم الٰہی اعتقاد کے ماتحت مبلغین اسلام کی وساطت سے مقبول ہو رہی ہے۔ اور ہمیں دنیا پر اب صرف یہ ثابت کرنا باقی ہے۔ کہ جس چیز کو تم اپنی عقل سے اور اپنے علم سے اپنے تجربہ کے ماتحت مجبور ہو کر قبول کر رہے ہو۔ اس کے متعلق جو نظریہ اور جو قیود و حدود اسلام نے مقرر کی ہیں۔ وہ ضروری اور اٹل ہیں۔ مثلاً طلاق۔ تعدد ازدواج اور پردہ اور عورت کے دائرہ عمل کو مردوں کے فرائض میں مدغم کرنے سے احتراز وغیرہم مسائل (جو علیحدہ بحث چاہتے ہیں) کے متعلق احمدیت کی تعلیم جو در اصل صحیح اسلامی تعلیم ہے۔ اور جس کو سن کر مسلمان کہلانے والوں کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ (ہمارے یورپ کے مبلغین سے سینکڑوں مسلمان کہلانے والے مل کر ایسا ہی اثر لیتے ہیں) اور ان میں اسلام کی برتری اور دیگر مذاہب اور ان کے اصولوں کے مقابلہ میں اسے نمایاں طور پر اور جرأت سے پیش کرنے کی ہمت پیدا ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں کسی اور اصول سے مرعوب نہیں ہوتے یہ جماعت احمدیہ کے ہی مبلغین کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہیں۔ انہی علمبردارانِ اسلام کی وجہ سے تثلیث کے مراکز میں اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ توحید کا درس جاری ہے۔ اور قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور شریعت اسلام کی روح تازہ کی جا رہی ہے۔ مجاہدین اسلام زندہ باد!!

ہم خاکسار کے چچا زاد بھائی غلام یاسین صاحب ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ والدین و ہمشیران کو صبر جمیل عطا فرمائے (خاکسار منشی محمد لطیف احمدی ٹھیکیدار ... سیالکوٹ)

حضرت نواب چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم

(از محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ بی۔اے۔ بی۔ٹی)

نواب صاحب مرحوم دنیاوی لحاظ سے بڑی حیثیت کے مالک تھے۔ آپ اعلےٰ عہدوں پر متمکن رہے۔ آپ نے نہایت کامیاب زندگی گذاری۔ آپ کی زندگی کا ہر ایک پہلو شاندار ہے۔ جو دوسروں کے لئے ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے۔ مجھے آپ کی زندگی کا سب سے پیارا پہلو جو نظر آتا ہے وہ آپ کا بلند اخلاق تھا۔

جب آپ کو کسی کی تکلیف کا علم ہوتا یا کوئی آپ کے پاس امداد مانگنے کے لئے آتا تو آپ اس کی مدد کرنے پر کمر باندھ لیتے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے "میں تمہارے لئے دعا کروں گا اور تم خود بھی دعا کرو اور اللہ تعالےٰ سے اپنا معاملہ سیدھا کرو۔" آپ کو دعا پر کامل یقین تھا۔ آپ خود بھی دعائیں کرتے اور دوسروں کو بھی دعا کیلئے کہتے۔ جب آپ کی وفات کا آخری وقت آیا تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے "میرے مولا میرے پر رحم کر"

آپ اللہ تعالےٰ کے شکر گذار بندے تھے۔ آپ اس کی ہر نعمت کا شکریہ ادا کرتے۔ خاص کر جب کھانے پر بیٹھتے تو بار بار الحمد للہ الحمد للہ! کہتے جاتے حتیٰ کہ ساتھ بیٹھنے والے بھی اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا احساس کرنے لگ جاتے۔ بعض دفعہ میں نے آپ کو تکلیف کے موقع پر بھی الحمد للہ کہتے سُنا۔ آپ دکھ مصیبت میں اللہ کے شاکی نہ تھے بلکہ تکلیف کو بھی اس کی رحمت ہی تصور کرتے۔

آپ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے۔ آپ ہر انسان کے بے غرض دوست تھے۔ ہر شخص چاہے وہ کسی حیثیت کا ہوتا آپ اس کا کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے آپ کے کمرے میں ایسے لوگوں کا تانتا لگا رہتا تھا جو کسی نہ کسی دنیاوی غرض کے لئے آتے۔ میں نے دیکھا بعض دفعہ آپ کے پاس ایسے شخص بھی آتے جو باطن میں آپ کے خیر خواہ نہ ہوتے مگر مطلب براری کے لئے آ جاتے۔ نواب صاحب یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ یہ شخص کس ذہنیت کا مالک ہے اس کا کام کر دیتے اور اس طرح دشمن کو بھی دوست بنا لیتے۔

جس روز آپ کا انتقال ہوا آپ کے بھتیجے چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج آپ کے پاس تھے۔ آپ نے انہیں فرمایا۔ "میں نے اللہ تعالےٰ سے عہد کیا ہوا تھا کہ جو شخص میرے پاس مدد کے لئے آئے گا پہلے میں یہ سمجھنے کی کوشش کروں گا کہ وہ مستحق امداد ہے یا نہیں اور جب یہ معلوم ہو جائیگا [illegible] حتی الوسع کوشش کروں گا۔"

آپ نے جس طرح اپنا عہد نباہا دنیا جانتی ہے۔ آپ سلسلہ کے چندوں میں نمایاں حصہ لیتے۔ سلسلہ کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے ... اپنی آمدنی کا کثیر حصہ اللہ تعالےٰ کی راہ خرچ کر دیتے تھے۔ بہت زیادہ مہمان نواز تھے۔ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی کہ باورچی خانہ میں آگ جلتی رہے اور کھانا پکتا رہے اور کوئی شخص کھانے سے محروم نہ رہ جائے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے "مہمانوں کے آنے سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔"

آپ اپنے غریب رشتہ داروں کی ہر طرح سے دلجوئی کرتے اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کے طریقے سوچا کرتے۔ آپ کا خاندان شروع شروع میں مالی لحاظ سے کوئی بڑا خاندان نہ تھا۔ مگر آپ کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج آپ کا خاندان مالی۔ دینی لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ آپ غریب رشتہ داروں کو ضرورت کے وقت بڑے بڑے افسر کے پاس لے جاتے اور فخر سے کہتے یہ میرا فلاں رشتہ دار ہے۔ آپ اس بات سے شرماتے نہ تھے کہ شروع شروع میں میں معمولی حیثیت کا آدمی تھا۔ بلکہ جب بھی آدمیوں کا مجمع ہوتا آپ کہتے شروع میں میں نائب تحصیلداری کا امیدوار تھا۔ اور پھر کس طرح میں نے ترقی کی۔ آپ کی ہر بات میں حکمت ہوتی تھی۔ اس سے آپ کا مطلب یہ ہوتا کہ دوسرے میری مثال سن کر ترقی کریں۔

آپ بے کاری کو ناپسند فرماتے۔ خاص کر ان نوجوانوں کا دھیان رکھتے۔ جو گھر میں بیکار ہوتے آپ اس جستجو میں رہتے کہ کسی طرح انہیں کام مل جائے تا کہ بیکار نہ رہیں۔ جب آپ کی وفات پر جوق در جوق لوگ فاتحہ خوانی کے لئے آئے تو ہر کوئی یہی کہتا مجھے افسوس نواب صاحب کا خط ملا تھا کہ فلاں جگہ ملازمت کا موقع ہے درخواست دو ہم تمہارے لئے کوشش کریں گے آپ سچے رہنما اور بے غرض دوست تھے۔

آپ کی زندگی کا ایک ایک منٹ کسی نہ کسی کام میں گذرا ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی سوانح عمری چھوڑی ہے۔ جس میں آپ نے اپنی زندگی کے حالات لکھے ہیں۔ اگرچہ یہ کام آپ مکمل نہ کر سکے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا اور وہ اپنے حقیقی مالک کے پاس چلے گئے۔ مگر جس قدر بھی انہوں نے لکھی وہ سب کے لئے مشعلِ راہ ہو گی انشاء اللہ۔

فریٹون سیرالیون میں احمدیہ مشن ہوس کی تکمیل

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق انچارج سیرالیون مشن افریقہ)

الفضل مورخہ ۵ اگست میں انچارج صاحب فریٹون مشن کی طرف سے یہ خبر پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ خدا کے فضل سے فری ٹون میں ہمارا مشن ہوس بن کر مکمل ہو چکا ہے جس میں نماز کے لئے ایک بڑے وسیع کمرے کے علاوہ دو کمرے مبلغ کی رہائش کے لئے بھی تیار کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس قدر مشکلات اور مخالفت کے بعد آخر اللہ تعالےٰ نے ہمارے مجاہدین کی کوششوں کو نوازا اور فریٹون میں جماعت کا مرکز قائم ہو گیا

سیرالیون میں احمدیت کے آغاز کے زمانہ میں سب سے پہلے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب نے جن کے ذریعہ فری ٹون میں جماعت قائم ہوئی تھی بڑی جدوجہد کی کہ کسی طرح وہاں انجمن کی اپنی مسجد اور اپنا مکان بنایا جا سکے۔ مگر عیسائیوں اور بعض خود غرض مسلمان لیڈروں کی دخل اندازی و مخالفت کی وجہ سے کوئی ایسا موقعہ نہ مل سکا۔ اس کے بعد اوپر کے علاقہ میں کام زیادہ وسیع ہو گیا۔ نیز مالی مشکلات کی وجہ سے اس طرف توجہ نہ رہی۔ آخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۴۷ء میں اس طرف خاص توجہ فرمائی اور مجھے ہدایت بھجوائی کہ فریٹون میں فوراً جس قدر جلد ہو سکے جہاں بھی مناسب زمین یا مکان مل سکے لے کر جماعت کا مستقل مرکز بنایا جائے۔ اور حضور نے اس غرض کے لئے مجھے روپیہ بھی بھجوایا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے مناسب مکان تو نہ مل سکا مگر بڑی جدوجہد کے بعد فری ٹون میں تین قطعات اراضی خرید لئے گئے۔ جو گو مناسب تھے مگر ایک جگہ نہ مل سکے۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد کے مطابق کوشش کی گئی کہ بڑے قطعہ زمین کے دائیں یا بائیں کے مکانات خرید لئے جا سکیں۔ تا کہ وسیع زمین پر کھلا اور اچھا مکان بنایا جا سکے۔ مگر باوجود انتہائی کوشش کے اس میں کامیابی نہ ہو سکی۔ آخر یہی فیصلہ ہوا کہ فی الحال بڑے قطعہ پر جس قسم کا مکان بن سکے بنایا جائے۔ جو بعد میں وسیع کیا جا سکے گا۔

چنانچہ اس غرض کے لئے ۱۹۴۸ء کے شروع میں چندے کی تحریک شروع کی گئی جو میری سیرالیون سے واپسی پر زیادہ وسیع طور پر جاری رہی۔ نیز مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل لوکل انچارج کی درخواست پر حضور نے مرکز سے بھی کچھ رقم مرحمت فرمائی اور عمارت بننی شروع ہو گئی۔ اب خدا کے فضل سے ایک ایسا مکان تیار ہو گیا ہے جو ہماری وقتی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اور جسے بعد میں وسیع کیا جا سکتا ہے۔

اس امر سے زیادہ خوشی مجھے اس لئے بھی ہے کہ ہمارے مخالفین ہمیں فری ٹون شہر میں طعنے دیا کرتے تھے کہ یہاں تمہارا کوئی مستقل مرکز و مکان نہیں ہے اور نہ تمہاری حیثیت اتنی ہے کہ تم مرکز بنا سکیں اب خدا تعالےٰ نے ان کو ہمیشہ کے لئے جھوٹا کرتے ہوئے ان کا منہ بند کر دیا ہے۔ نیز ہمیں اس شہر میں کرایہ پر مناسب و موزوں مکان حاصل کرنے میں بہت دقت پیش آیا کرتی تھی۔ اور مخالفین ہمیشہ روڑے اٹکاتے تھے۔ اس تکلیف کو بھی اللہ تعالےٰ نے دور فرما کر مخالفین کو شرمندہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مکان کو فری ٹاؤن میں سلسلہ کی ترقی کا موجب بنائے۔ مکرم خلیل صاحب اور غالباً مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کے علاوہ اس مکان کے قیام اور زمین کی خریداری نیز عمارت کے لئے چندہ کی فراہمی کے سلسلے میں مکرم مولوی محمد [illegible] صاحب صوفی۔ اور سیرالیون کے موجودہ انچارج مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی کی انتھک کوششوں کا بہت دخل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے نیک پھل پیدا کرے اور ہمارے مجاہدین کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے دعا و صدقہ

۲۹ رمضان کو جماعت احمدیہ حلقہ مارٹن کوئٹین روڈ کراچی کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ کے لئے اجتماعی دعا۔ صدقہ کے طور پر بکرا ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ خادم لطیف خان تاثیر

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن کوئٹین روڈ کراچی

(۲) جماعت احمدیہ جونڈ [illegible] نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کی۔ نیز چالیس روپیہ جمع کر کے [illegible] کا ایک چھترا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا اور بقیہ [illegible] مرکز میں [illegible]

محمد سعید [illegible] بیت المال جونڈ [illegible]

(۳) لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کیلئے اجتماعی دعا کی اور مبلغ ۳۰/- روپے جمع کر کے ربوہ میں غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے ناظر صاحب بیت المال کو بھجوا دیئے

محمودہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

پاکستان کی دوسری سالگرہ

پاکستان کی بندرگاہیں

ترقی کے بڑے منصوبے

کراچی اور چٹاگاؤں، پاکستان کی دو بڑی بندرگاہیں ہیں۔ حکومت چٹاگاؤں کی بندرگاہ کو ترقی دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ تقسیم سے پہلے چٹاگاؤں کی بندرگاہ کو غیر ملکی تجارت کے مرکز کلکتہ کے قرب کی وجہ سے بالکل نظرانداز کر دیا گیا تھا

کراچی کی بندرگاہ

مغربی پاکستان کی بندرگاہ کراچی میں ۲۱ برتھ (جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ) اور ۱۸ لنگر گاہیں ہیں۔ یہاں روزانہ ۱۲۰۰۰۰ ٹن سامان رکھا جا سکتا ہے۔ مغربی پاکستان کے علاوہ افغانستان، کشمیر اور وسط ایشیا کی تجارت کے لئے بھی یہ ایک قدرتی بندرگاہ ہے موجودہ گھاٹوں، گودیوں وغیرہ کو ترقی دینے اور دو خشک گودیاں تیار کرنے کے لئے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک گودی بحریہ کے لئے بنائی جائے گی۔ اور دوسری تجارتی جہازوں کے لئے ایک ماہی بندرگاہ تعمیر کرنے کی اسکیم بھی زیر غور ہے۔

چٹاگاؤں کی بندرگاہ

تقسیم کے بعد سے چٹاگاؤں کی بندرگاہ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ نیم ترقی یافتہ حالت میں پاکستان کے قبضہ میں آئی اس میں جو کچھ بھی سامان تھا وہ سب پرانا اور ناکارہ تھا اس میں ترقی کرنے کی قدرتی صلاحیتیں موجود تھیں۔ لیکن اس کے باوجود کلکتہ کے قرب کی وجہ سے اسے بالکل نظرانداز کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ غیر ملکی تجارت کلکتہ ہی کے راستے سے ہوتی تھی۔ حکومت کو مشورہ دینے والے انجینئروں سے ضروری منصوبہ تیار کرنے کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے نومبر ۱۹۴۸ء میں ایک عارضی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کی۔ یہ رپورٹ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ اس کام کو جاری کرنے کے لئے تجربہ یافتہ اور مشہور کمپنیوں کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ اس بندرگاہ میں توسیع [illegible] ہونے پر اس میں ۳۰ لاکھ ٹن سالانہ سامان کی آمد و رفت ہو سکے گی۔ ترقی کے موجودہ منصوبوں میں حسب ذیل کام شامل ہیں:

مزید گودیاں، مارشلنگ یارڈ، ریلوے سائیڈنگ اور ذخیرہ گاہیں تعمیر کرنا، موجودہ گودیوں کی مرمت، موجودہ سامان کو بدلنا، اندرونی دریاؤں سے چٹاگاؤں کی بندرگاہ تک پٹ سن لانے کیلئے کشتیوں کے بیڑے تیار کرنا وغیرہ۔

موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مزید لنگر گاہیں۔ کشتیوں سے سامان اتارنے کے لئے گودیاں اور ذخیرہ گاہیں تیار کی جا رہی ہیں اور رات کے وقت جہازوں کی رہنمائی کرنے کی ایک اسکیم بھی عنقریب شروع ہو جائے گی۔ ایک موجودہ برتھ اور ایک ٹرانزٹ شیڈ میں توسیع ہو چکی ہے ایک ذخیرہ گاہ از سر نو تعمیر کی گئی ہے۔ ایک سالٹ جیٹی مکمل ہو گیا ہے اور ایک ریلوے مارشلنگ یارڈ از سر نو تعمیر کیا گیا ہے ان اقدامات اور دیگر فوری انتظامات کی وجہ سے بندرگاہ کی گنجائش میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہو گیا ہے (یعنی ۶ لاکھ ٹن سے ۷½ لاکھ ٹن سالانہ تک سامان کی آمد و رفت کا اضافہ)

اندرون ملک کی آبی نقل و حمل

مغربی پاکستان میں اندرون ملک کی آبی نقل و حمل بہت کم ہے۔ لیکن یہ مملکت کے مشرقی حصہ کے نظام نقل و حمل اور اقتصادی حالت کے لئے ایک اہم درجہ رکھتی ہے۔ کھلنا یا سراج گنج کے مقام پر ایک متبادل بندرگاہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ مشرقی بنگال میں اندرون ملک کی آبی نقل و حمل کو مزید ترقی دی جا سکے۔ جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے۔ صرف دریائے سندھ ہی کے ذریعہ نقل و حمل ہو سکتی ہے۔ وزارت مواصلات نے حکومت مغربی پنجاب کے ایک صنعتی ڈویژن سے کہا ہے۔ کہ وہ دریائے سندھ کے تمام راستے کو جہازرانی کے قابل بنانے کے امکانات کے بارے میں پورے طور پر تحقیقات کرے۔

ترسیل زر و انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں

وصایا

وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۱۶۷۰ میں اختر النساء بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب عمر ۱۸ سال ساکن گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جس میں سے میں نے چھ صد روپیہ کا زیور وصول پا لیا تھا۔ باقی رقم مبلغ ۴۰۰/- روپیہ مہر سے خاوند کے واجب الادا ہے۔ زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نفنیاں طلائی وزنی ۳ تولہ قیمت ۔۔۔۔ ۲۴۰
نکلس طلائی " ۲ تولہ " ۔۔۔۔ ۱۶۰
کانٹے طلائی " ۱½ " " ۔۔۔۔ ۱۲۰
ٹکہ طلائی " ۹ ماشہ " ۔۔۔۔ ۸۰
انگوٹھی طلائی ایک عدد ۳ ماشہ " ۔۔۔۔ ۲۰
پازیباں نقرئی ۲۰ تولہ ۔۔۔۔ ۲۰
۶۴۰

میری جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ:۔ اختر النساء بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب گوجرہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ امت الحق زوجہ خواجہ عبدالکریم صاحب امۃ الحق بقلم خود گجرات گواہ شد:۔ امت الرشید بنت خواجہ عبدالحق سکرٹری مال لجنہ اماء اللہ گوجرہ امۃ الرشید بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۶۷۱ میں امۃ الرشید بنت خواجہ عبدالحق صاحب عمر ۱۸ سال ساکن گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت سوائے دو عدد انگوٹھیاں وزنی آٹھ ماشہ قیمتی مبلغ ۱۰۰/- روپیہ کے کوئی نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ الامۃ:۔ امۃ الرشید بنت خواجہ عبدالحق گوجرہ ضلع لائلپور امۃ الرشید بقلم خود گواہ شد:۔ خواجہ عبدالحق والد موصیہ گوجرہ ضلع لائلپور نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ استانی امۃ الحق زوجہ عبدالکریم [illegible] درویش قادیان۔

وصیت نمبر ۱۱۶۷۲ میں خواجہ عبدالحق ولد خواجہ محمد عمر ۶۳ سال ساکن گوجرہ چنگڑ محلہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ صرف تجارت پر گزارا ہے۔ ماہوار آمدنی ۷۰ روپے ہے جو غیر معین ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ آمدنی کے کمی و بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ المرقوم ۲۴ نومبر ۱۹۴۸ء العبد:۔ خواجہ عبدالحق ولد عمر قوم جٹ ساکن گوجرہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ عطار حسین شاہ بقلم خود سکرٹری مال انجمن احمدیہ گوجرہ ہیڈ ٹیچر مسلم ہائی سکول گوجرہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ خواجہ عبدالرشید پسر موصی گوجرہ ضلع لائلپور بقلم خود عبدالرشید

وصیت نمبر ۱۱۶۷۳ میں خواجہ عبدالرشید ولد خواجہ عبدالحق عمر ۲۵ سال ساکن گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اور کوئی نہیں ہے۔ صرف تجارت پر گزارا ہے ماہوار مبلغ یکصد روپیہ غیر معین آمدن ہے۔ کمی و بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اس آمدنی مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ المرقوم ۲۴ نومبر ۱۹۴۸ء العبد:۔ خواجہ عبدالرشید بقلم خود گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ محمد دین ٹیچر ایم بی ہائی سکول گوجرہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ عطار حسین شاہ ٹیچر ایم بی ہائی سکول سیکرٹری مال انجمن احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور۔

وصیت نمبر ۱۱۶۷۴ میں فردوس بی بی زوجہ مولوی عبدالغفور صاحب عمر ۴۵ سال ساکن بوہنترہ ڈاکخانہ کھنڈوہ ضلع کیمبلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف مبلغ ۵۰۰/- روپیہ

حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اپنا زیور وغیرہ میں اپنی دو لڑکیوں میں تقسیم کر چکی ہوں۔ میں اپنی جائداد یعنی ۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ وصیت مندرجہ بالا سے اگر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو اسکی باضابطہ رسید حاصل کرتی رہوں گی۔

الامتہ۔ فردوس بی بی زوجہ مولوی عبد الغفور ہیڈ کلرک پولیٹیکل آفس میرانشاہ خاروفہ وزیرستان گواہ شد:۔ فضل الرحمٰن طالبعلم اسلامیہ کالج پشاور پسر موصیہ حال میرانشاہ۔ (فضل الرحمٰن بقلم خود) گواہ شد:۔ مولوی عبد الغفور ہیڈ کلرک پولیٹیکل میرانشاہ خاروفہ وزیرستان (عبد الغفور بقلم خود)

وصیت نمبر ۱۱۶۷۸ میں مرزا حبیب احمد ولد مرزا فضل بیگ صاحب عمر ۳۰/۳۱ سال ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ گذر اوقات وکالت پر ہے۔ جس کی آمدنی غیر معین ہے میں کسی مہینہ میں کم اور کسی مہینہ میں زیادہ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ میری وفات کے وقت ثابت ہوگی۔ تو اس وصیت کی رو سے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور ہوگی۔ العبد۔ مرزا حبیب احمد بی اے ایل ایل بی پلیڈر حافظ آباد۔ گواہ شد۔ حبیب احمد پلیڈر حافظ آباد دہاجر۔ گواہ شد۔ بقلم خود ضیاء اللہ سکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

وصیت نمبر ۱۱۶۸۰ میں قاضی ضیاء اللہ ولد قاضی چراغدین صاحب ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اسوقت میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے صرف ماہوار آمدن پر گذارا ہے۔ جو مبلغ ۔۔ روپے مع قحط الاؤنس ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو کہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا
۲۔ اگر میری زندگی میں یا بعد وفات میری کوئی اور جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
۳۔ کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا
العبد:۔ ضیاء اللہ ولد قاضی چراغدین صاحب مرحوم حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ سلطان احمد موصی ۴۸۶ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ بقلم خود غلام احمد ولد چوہدری نور علی پنساری حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ Gujranwala

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی نعیمہ بیگم اہلیہ محمد عبد اللطیف خان تانیر کراچی مدت سے بیمار ہے اور بہت تکلیف میں ہے۔ علاج کئے جاتے ہیں۔ مگر افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ (پیر خلیل احمد دفتر اخبار الفضل لاہور)
(۲) والد صاحب ایک ہفتہ سے صاحب فراش ہیں۔ نیز چھوٹی ہمشیرہ رشیدہ بیگم بھی چند یوم سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔
خاکسار:۔ شیخ عبد الحمید انبالوی منڈی چوہڑکانہ
(۳) امی جان (اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف دہرہ دون) کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں طبیعت زیادہ خراب ہے۔
(عبد اللطیف آف دہرہ دون)
(۴) میرے والد بزرگوار محمد عثمان صاحب وظیفہ یاب حیدرآباد دکن خونی پیچش اور بخار کی شکایت ہے جس کی وجہ سے کمزوری زیادہ ہے۔
(۵) میرے بڑے بھائی مسمی عبد السلام صاحب حیدرآبادی جو چند سال سے صرع کے مرض میں مبتلا تھے۔ اور چند ماہ سے سخت دورے ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سخت کمزوری ہے۔
(محمود احمد سعید حیدرآبادی معرفت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ رتن باغ لاہور)
(۶) میرے والد محترم حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔
(محمد احمد حاجی واقف زندگی طالب علم بی۔ ایس سی ایگریکلچر)
(۷) چوہدری کرامت اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ بدوملہی ایک ماہ سے بعارضہ ضعف قلب و بخار بیمار ہیں۔ (محمد عبد اللہ اعجاز)
(۸) فضل الدین صاحب ابن مولوی خیر الدین صاحب نارووال حال بدوملہی کی آنکھیں خراب ہیں تقریباً دس ماہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب ان سب کی صحت و عافیت کی دعا مانگیں۔ (عبد اللہ اعجاز)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

چوہدری رحیم داد صاحب ہزاروی کے متعلق اعلان

چوہدری رحیم داد صاحب ہزاروی جو جلسہ کے بعد اپنے وطن میں تبلیغ کے لئے گئے تھے۔ اب تک لاپتہ ہیں۔ عید الفطر کے قریب میاں چنوں سے مکرم مولوی محمد حجی صاحب کا ایک خط آیا تھا۔ کہ چوہدری رحیم داد صاحب یہاں آئے تھے۔ اور اب ملتان کو روانہ ہو گئے ہیں اور کہ ان کا دماغ پوری طرح کام نہیں کر رہا۔ اس کے فوراً بعد مظفرگڑھ سے خود چوہدری رحیم داد صاحب کا اپنا ایک خط گھر میں آیا کہ میں عنقریب آرہا ہوں۔ مگر باوجودیکہ ان کے لڑکے بشیر احمد صاحب نے کافی بھاگ دوڑ کی ان کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ لہذا اگر یہ اعلان چوہدری صاحب دیکھیں تو وہ فوراً کراچی پہنچ جاویں۔ اور اگر کسی احمدی دوست کو ان کا پتہ ملے۔ تو وہ اُن کو اپنے پاس ٹھہرا کر احمدی مبلغ۔ بندر روڈ کراچی کے پتہ پر بذریعہ تار یا خط اطلاع دیں۔ تاکہ اُن کو لینے کے لئے آدمی بھیجا جا سکے۔ کیونکہ اُن کے رشتہ دار بہت پریشان اور جگہ بجگہ تلاش کرتے پھرتے ہیں۔
(شیخ احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ بندر روڈ کراچی)

پتہ مطلوب ہے

منظور حسین ولد عبد الوہاب بنوڑی ریاست پٹیالہ کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اُن کے بچے اور بیوی سخت پریشان ہیں۔ اگر یہ اعلان وہ خود پڑھیں تو فوراً اطلاع دیں۔ ۔۔۔ ذکاء اللہ (سابقہ رہائش حلقہ مسجد فضل شہر قادیان) وضیاء اللہ صاحب بھٹی ساکن گوجرانوالہ۔ دوست احباب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے مفصل پتہ سے مطلع فرمائیں۔ ضروری کام ہے
(ملک ذکاء اللہ خان معرفت گرینڈ لاسٹ ہاؤس جناح چوک منٹگمری۔ پاکستان۔

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

الہ دین۔ محرم۔ شیر اور صالحون پسران فضل و کمان ولد رووڈا اقوام جٹ سکنہ کپور کوٹ تحصیل پھالیہ

بنام

سنا لگرام ولد سدا نند قوم کھتری سکنہ قادر آباد تحصیل پھالیہ۔ دعوے فک الرہن اراضی تعدادی ۱/۱۳ کنال رقبہ موضع کپور کوٹ تحصیل پھالیہ
مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کرکے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۲۲/۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی

۶/۷/۴۹

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

بلوچستان مسلم لیگ اور قبائلی فیڈریشن کو اختلافات ختم کر دینے چاہئیں

خان قلات کا مشورہ

کوئٹہ ۱۰ اگست: خان قلات نواب احمد یار خان نے ایک بیان میں صوبائی مسلم لیگ اور قبائلی فیڈریشن سے اپیل کی ہے کہ وہ اختلافی مسائل کا حل تلاش کر کے متحد ہو جائیں۔ کیونکہ اختلاف تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ اور اتحاد کامیابی کا ضامن ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں مغربی ممالک اور مشرق وسطی کا دورہ کر کے واپس آیا تو مجھے یہ معلوم کر کے سخت رنج ہوا۔ کہ مشاورتی کونسل میں نشستوں کے مسئلے پر دونوں جماعتوں میں شدید اختلاف ہیں ہر دو پارٹیوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ وہ صوبے کی اکثریت کی نمائندہ جماعت ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب سے وہ واپس آئے ہیں۔ وہ دونوں جماعتوں کے اختلافات دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بہت سے مواقع پر دونوں پارٹیوں کو ایک دوسرے سے ملانے کی کوشش اگرچہ ابھی تک دونوں پارٹیوں میں اختلافات کی خلیج حائل ہے۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ اختلافات بہت جلد دور ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

برطانیہ کی لائبریریوں کی نئی اسکیم

لندن ۹ اگست: کتب کے شائقین لوگوں کے لئے تعطیلات کے دوران میں مطالعہ جاری رکھنے کی غرض سے برطانیہ کی تمام لائبریریاں ایک اسکیم تیار کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے تمام ذرائع کو جمع کر لیا ہے۔ تاکہ موسم گرما میں لائبریری کے ٹکٹ تمام ملک میں مل سکیں۔

اس اسکیم میں لندن کی ۲۸ لائبریریاں حصہ لے رہی ہیں۔ (اسٹار)

یہودی صرف ایک لاکھ مہاجرین کو آباد کرنا چاہتے ہیں

تل ابیب ۱۰ اگست: اسرائیلی حکومت سے قرابت رکھنے والے ایک حلقہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہودی اسرائیل میں آباد کرنے کے لئے صرف ایک لاکھ عرب مہاجرین کو لینے کے لئے تیار ہوں گے۔ مزید کہا گیا ہے۔ کہ ان مہاجرین کو بھی اس وقت تک نہیں لیا جائے گا۔ جب تک لوزان میں امن کا سمجھوتہ نہ ہو جائے اور جب تک مشرق وسطی کی ترقی کا پلان جاری نہ ہو جائے۔ (اسٹار)

امریکہ کی کپاس کی پیداوار میں کمی

لندن ۱۰ اگست: فنانشل ٹائمز کے نامہ نگار مقیم نیویارک کا کہنا ہے کہ ماہر کی رائے یہ ہے کہ ماہ ستمبر کے متعلق کپاس کا جو اندازہ کیا گیا ہے وہ زیادہ ہے۔ پیداوار اس اندازے سے بھی کم ہے۔ کل واشنگٹن کے زرعی اقتصادیات کے بیورو نے اطلاع دی تھی کہ ۱۹۴۹ء کی کپاس کی فصل تقریباً ۱۴۸۰۵۰۰۰ گانٹھیں ہوگی۔ یہ اندازہ پچھلے سال کی پیداوار سے بقدر ۶۳ ہزار گانٹھیں کم ہیں باوجود اس بات کے کہ کاشت کے رقبہ میں اس سال ۱۴ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ تجارتی حلقوں نے اندازہ لگایا تھا۔ کہ اس سال کی پیداوار تقریباً ۱۵۰۰۰۰۰۰ گانٹھیں ہوگی کہا جاتا ہے۔ مشرقی اور مرکزی ریاستوں میں خرابی موسم اور فصل میں کیڑا لگ جانے کے باعث پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے۔ (اسٹار)

کون سے بچے بہترین ہوتے ہیں؟

لندن ۱۰ اگست: برطانیہ کی وزارت صحت کے افسران کو امید ہے۔ کہ تمام ملک میں برطانوی بچوں کا جائزہ لینے کے بعد اس مسئلے کا حل معلوم ہو جائے گا۔ کہ آیا موسم کا اثر نوزائیدہ بچوں کی صحت پر آئندہ جا کر ہوتا ہے یا نہیں۔

بچوں کی پیدائش سے قبل اور پیدائش کے بعد ان کی نشو و نما اور ان کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے تحقیقات کی جارہی ہیں۔ اور ہر موسم میں پیدا ہونے والے بچوں کی ماؤں سے یہ بات معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔ کہ آیا ان کی صحت کی حالت اچھی ہے یا بری۔ بچے کی پیدائش کے پہلے دو سال کے ریکارڈ مکمل طور پر رکھ کر زچہ خانے اور دیگر طبی ادارے اس اسکیم میں مدد کریں گے۔ طبی ادارے یہ ریکارڈ وزارت صحت کو روانہ کریں گے۔ (اسٹار)

لبنان سے اسفنج کی برآمد

بیروت ۱۰ اگست: جنگ کے بعد پہلی مرتبہ لبنانی اسفنج فرانس روانہ کئے جائیں گے۔ آج کل جو ذخائر تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر دیگر بیرونی ممالک کو بھی اسفنج روانہ کئے جانے کی توقع کی جاتی ہے۔ (اسٹار)

چمکدار لباس

لندن ۱۰ اگست: یہاں کی ایک فیشن کی فرم نے عورتوں کے ایسے لباس کی نمائش کی ہے۔ جو اندھیرے میں چمکتے ہیں۔ کپڑوں میں روشنی اور چمک پیدا کرنے کے لئے اس قسم کا مسالہ استعمال کیا گیا ہے۔ جسکو پہلے فلس فورس میں ڈبو لیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

ایلومینیم کے بنگلے

لندن ۱۰ اگست: صنعتی علاقوں میں مکانوں کی قلت کو دور کرنے کے لئے وزارت صحت نے ایلومینیم کے بنگلے بنانے کی اسکیم کو منظور کر لیا ہے۔ یہ بنگلے ان مقامات پر بنائے جائیں گے۔ جہاں مکانوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان بنگلوں پر اسی قدر لاگت آئے گی۔ جس قدر کے اینٹوں کے بنگلوں پر آتی ہے۔ ان میں تین سونے کے کمرے ایک ساز و سامان سے مکمل باورچی خانہ ہوگا۔ (اسٹار)

یوم استقلال پاکستان پر عراق کے وزیر خارجہ پیغام نشر کریں گے

قاہرہ ۱۰ اگست۔ بغداد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بغداد میں پاکستانی سفارت خانہ یوم استقلال منانے کے لئے اتوار کے روز ایک پارٹی دے رہا ہے۔ یہ سفارت خانے کی بہترین قسم کی دعوت ہوگی۔

یوم استقلال پاکستان کے موقع پر عراق ریڈیو نشریاتی پروگرام تیار کر رہا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر فضل الجمالی اور عراق کے نقیب الاشراف السید الگیلانی کے ریکارڈ کردہ پیغامات پاکستان کے لئے نشر کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

مارشل پلان کو مشرق بعید میں جاری کرنے کی تجویز

لندن ۱۰ اگست۔ برطانوی اور امریکی ماہروں کے دماغوں میں آجکل مارشل امدادی پلان کو مشرق بعید کے ممالک میں جاری کرنے کی تجویز ہی کام کر رہی ہے۔ یہ ماہرین واشنگٹن میں ہونے والی اقتصادی کانفرنس کے لئے تجاویز تیار کر رہے ہیں۔ کانفرنس آئندہ ماہ ہوگی۔ یہ ان مبصرین کی رائے ہے جو ان اقتصادی اسکیموں کی سیاسی اہمیت پر زور دے رہے ہیں۔ جو آجکل تیار کی جارہی ہے۔ اور ان اسکیموں کا مقصد ایشیا کی پیداوار کو بڑھانا اور وہاں کے باشندوں کے معیار زندگی کو بلند کرنا ہے۔ وسیع پیمانے پر روپیہ لگانے اور ربڑ اور ٹین اور پٹ سن کی قیمتوں کو ایک معیار پر رکھنے کی اسکیمیں آجکل تیار کی جارہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سیاسی طور پر غیر ترقی یافتہ ممالک میں کمیونزم کی روک تھام کے لئے یہ اسکیمیں نہایت ضروری ہیں۔ (اسٹار)

ڈاکٹر حتیٰ قائداعظم کے مزار پر

کراچی ۱۰ اگست۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر حتیٰ آج شام نئی دہلی سے یہاں پہنچے۔ ان کے قیام کے ۳۶ گھنٹے بہت مصروف پروگرام کے ہیں۔

رات کا کھانا وہ گورنر جنرل کے ساتھ تناول کریں گے اور کل وزیر اعظم ان کو دوپہر کو کھانے پر مدعو کر رہے ہیں۔ ظفر اللہ خاں کی جانب سے ان کو ایک استقبالیہ میں مدعو کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر حتیٰ قائداعظم کے مزار پر بھی جائیں گے۔ اور ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کریں گے۔ (اسٹار)

برمی باغی سرکاری فوجوں کے خلاف

زہر استعمال کر رہے ہیں

رنگون ۱۰ اگست۔ برما کے ایک فوجی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برمی باغی رنگون سے تیس میل شمال میں سرکاری فوجوں کے خلاف سانپ کے زہر میں بجھا کر بانس کی لکڑیاں اس طرح دروازے کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ان کو کھولتے ہی یہ فوجیوں پر گر پڑتی ہیں۔ (اسٹار)

عمان ۱۰ اگست ڈاک کی یونینوں کی بین الاقوامی کانفرنس کی یادگار منانے کیلئے مشرق اردن نے ٹکٹوں کا ایک نیا سلسلہ جاری کیا ہے۔ یہ نئے ٹکٹ برطانیہ میں چھپے ہیں۔ (اسٹار)

عربوں کے کارہائے نمایاں کی فلم بنانے کی تجویز

لنڈن ۱۰ اگست۔ تاریخ میں عربوں کے کارہائے نمایاں اور آجکل کی بین الاقوامی امور میں عربوں کے حصے کی کہانی عنقریب دنیا کے سامنے سینما کے پردوں پر پیش کی جائے گی۔ یہ خیال مشرق وسطی کے ایک تاجر مسٹر امیلی لبنانی کے دماغ میں پیدا ہوا ہے۔ یہ شخص اکیلا عربوں کے مفاد کے لئے کوشاں ہے۔ اس تاجر کا خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے یا اس سے قبل کے زمانے سے لے کر آجتک عربوں نے سیاسی اور اقتصادی میدان میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ ان کو ایک مکمل فلم میں پیش کیا جائے۔ اس فلم کا کچھ حصہ مشرق وسطی میں اور کچھ امریکہ میں تیار کیا جائے۔

فلم کو محض ایک دستاویزی فلم بنانے کا خیال نہیں ہے۔ بلکہ یہ فلم ایک عمدہ انسانی ڈرامہ ہوگی۔ جس میں پلاٹ اور ایکشن کے علاوہ دیگر دلچسپ باتیں ہونگی عربوں کی تمام زندگی کو اس فلم میں پیش کیا جائے گا تاکہ تمام دنیا میں زیادہ سے زیادہ اس کو دیکھا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تجویز خواب سے نکل کر عملی دنیا میں آگئی ہے امریکی فلم انڈسٹری کا ایک مشہور پروڈیوسر اس فلم کو تیار کرنے میں ۳۰ لاکھ ڈالر صرف کرنے کیلئے تیار ہے۔ یہ پروڈیوسر فردی کے مہینے میں بصرہ جا کر مسٹر بستانی سے ملیگا اور مشرق وسطی میں شوٹنگ کے مقامات کا انتخاب کرے گا۔ (اسٹار)

عراق اسرائیل کو تیل نہیں دیگا

نوری پاشا کی تردید

لنڈن ۱۰ اگست۔ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے اسٹار سے ایک خصوصی ملاقات کے دوران میں اس خبر کی تردید کی جس میں کہا گیا ہے کہ لنڈن میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ بعض شرائط کے پورا ہو جانے کے بعد عراق حیفہ کو تیل روانہ کرنے کی اجازت دیدے گا۔ اخبار کا لکھنا ہے ان شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ حیفہ ایک بین الاقوامی بندرگاہ بنا دی جائے۔ اسٹار کو بیان دیتے ہوئے نوری السعید پاشا نے کہا کہ جب سے وہ لنڈن آئے ہیں انہوں نے کسی اخباری نمائندے سے ملاقات نہیں کی۔ اور انہوں نے اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں کئے جو اخبار نے ان سے منسوب کئے ہیں۔ (اسٹار)